

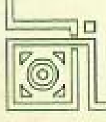
اسلامی جہاد

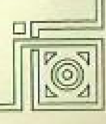
اور اس کا

نصب العین

علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری

شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور





اسلامی جہاد اور اس کا نصب العین

علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری

11 ستمبر 2001ء کو امریکہ کے ورلڈ ٹریڈ سنٹر (World Trade Center) پر حملہ ہوا' ایک سو دس منزلوں پر مشتمل دو سنٹر تھے' یکے بعد دیگرے اٹھارہ منٹوں کے وقفے سے دو بوئنگ طیارے ان سنٹروں سے ٹکرا جاتے ہیں جس کے نتیجے میں یہ دونوں فلک بوس عمارتیں زمیں بوس ہو جاتی ہیں۔ ایک گھنٹے بعد دارالحکومت واشنگٹن ڈی سی میں ایک بوئنگ طیارہ امریکی محکمہ دفاع کے ہیڈ کوارٹر پینٹا گون سے جا ٹکرایا اور اس کے ایک حصے کو تباہ کر دیا۔

ظاہر ہے یہ اتفاقی حادثہ نہیں تھا' اس کے پیچھے بہت ہی طاقتور اور بہت ہی منظم گروہ کارفرما تھا۔ اس عظیم حادثے کے پیچھے کس کا ہاتھ تھا' حقائق واضح طور پر اسرائیل کی طرف اشارہ کر رہے ہیں۔ پانچ ہزار اسرائیلی ان سنٹروں میں کام کر رہے تھے' جبکہ حادثے کے وقت ایک بھی ان عمارتوں کے اندر موجود نہیں تھا۔ اگر انہیں پیشگی علم نہیں تھا تو وہ بیک وقت سارے کے سارے کیسے غائب ہو گئے؟

امریکہ کی معاشی اور اقتصادی شہ رگ پنجۂ یہود میں ہے' اس لئے امریکی دانشوروں نے ان کی طرف اشارہ کرنے کی بجائے اس حادثے کی تمام تر ذمہ داری اسامہ بن لادن پر ڈال دی اور اسے بنیاد بنا کر افغانستان پر چڑھائی کر دی اور ملا عمر کی حکومت ختم کر کے حامد کرزئی کو وہاں کا حکمران بنا دیا گیا۔ پھر اسی پر اکتفا نہیں کیا گیا' بلکہ ذرائع ابلاغ کے ذریعے منظم اور بھرپور انداز میں مسلمانوں کو دہشت گرد اور اسلام کو دہشت گردی کا دین قرار دیا گیا' جہاد کو دہشت کا پروگرام قرار دینے پر تمام توانائیاں صرف کر دی گئیں۔ اس مسلسل پروپیگنڈے کا اثر یہ ہوا کہ امریکہ اور مغربی ممالک کی فضائیں مسلمانوں کے لیے

مسموم ہو گئیں۔

اس ماحول میں ضروری ہے کہ اس حقیقت کی وضاحت کی جائے کہ اسلامی جہاد کا مقصد اور نصب العین کیا ہے؟ ان صفحات میں اسی مقصد کی وضاحت کی کوشش کی گئی ہے:۔

جہاد کا لغوی معنی:

لغت میں لفظ جہاد، مجاہدہ اور اجتہاد، جَھْدٌ یا جُھْدٌ سے مشتق ہے اور ان کا معنی ہے کسی مقصد کے لیے پوری طاقت کا صرف کر دینا (1)

امام راغب اصفہانی فرماتے ہیں:

الجهاد والمجاهدة استفراغ الوسع فی مدافعة العدوّ (2)

جہاد اور مجاہدہ کا معنی ہے دشمن سے دفاع میں پوری کوشش صرف کر دینا۔

اللہ تبارک وتعالی فرماتا ہے:

﴿وَالَّذِیْنَ جَاهَدُوْا فِیْنَا لَنَهْدِیَنَّهُمْ سُبُلَنَا﴾ (3)

اور وہ لوگ جو ہمارے راستے میں پوری کوشش صرف کریں گے، ہم انہیں اپنے راستوں کی ہدایت دیں گے۔

جہاد کا شرعی اور اصطلاحی معنی:

ائمۂ دین نے مختلف الفاظ میں جہاد کے مطلب کی وضاحت کرنے کی کوشش کی ہے۔ ابن کمال باشا نے فرمایا:

إنّ بذل الوسع فی القتال فی سبیل الله مباشرة أو معاونة بمالٍ أو رأیٍ أو تکثیر سوادٍ أو غیر ذلک (4)

جہاد کا معنی ہے اللہ تعالی کے راستے میں جنگ میں پوری توانائی صرف کرنا یا تو براہ راست جنگ میں حصہ لے کر یا مال سے امداد دے کر یا فکری اعتبار ائی کر کے یا مجاہدین کے ساتھ شامل ہو کر ان کی تعداد میں اضافہ

کر کے یا اس کے علاوہ۔

صاحب در مختار فرماتے ہیں کہ سرحدوں پر پہرہ دینا بھی جہاد کے حکم میں ہے۔

مجاہدہ کا اصطلاحی معنی:

اصطلاحی طور پر مجاہدہ کا مطلب ہے کہ ایک خاص دشمن (یعنی نفس) سے دفاع کے لئے اپنی توانائیاں صرف کرنا، نفس چاہتا ہے کہ انسان قبیح اور برے اوصاف سے موصوف ہوں، اگر انسان اپنی تمام توانائیاں برے اوصاف وافعال سے بچنے اور اچھے اوصاف وافعال کے اختیار کرنے پر صرف کر دے تو اسے مجاہدہ کہیں گے، اسے جہاد اکبر بھی کہا گیا ہے، کیونکہ باہر کے دشمن سے مقابلہ کرنا پھر بھی قدرے آسان ہے لیکن اندر کے دشمن سے مقابلہ کرنا مشکل ہے۔

جہاد کی قسمیں:

ابن کمال کی تعریف کے مطابق جہاد کی درج ذیل قسمیں سامنے آتی ہیں:

1- جانی جہاد:

یعنی آدمی خود جہاد میں حصہ لے چاہے دشمن کو مار دے یا اس کے ہاتھوں مارا جائے، پہلی صورت میں غازی اور دوسری صورت میں شہید کہلائے گا۔

2- مالی جہاد:

آدمی خود جہاد نہیں کرتا، لیکن مجاہدین کو سرمایہ، سواری، ہتھیار یا خوراک مہیا کر دیتا ہے۔

3- فکری جہاد:

ایک تجربہ کار اور ماہر جنگ کمانڈر پیچھے بیٹھ کر فوج کو ہدایات دیتا ہے، جن کی بنیاد پر سپاہی لڑتے ہیں اور کامیابی حاصل کرتے ہیں۔

4-لسانی جہاد:

برائی کے راستے کو زبان کی قوت اور زور بیان سے روکنا۔ نبی اکرم' شفیع اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے: تم میں سے جو شخص برائی دیکھے' اسے ہاتھ سے منع کرے' اگر اس کی طاقت نہیں رکھتا تو زبان سے منع کرے اور اس کی بھی طاقت نہیں رکھتا تو دل سے برا جانے اور یہ ضعیف ترین ایمان ہے۔

بعض علماء فرماتے ہیں کہ پہلی قسم حکمرانوں کا جہاد ہے' دوسری قسم اہلِ ثروت اور اغنیاء کا جہاد ہے' تیسری قسم علماء کا جہاد ہے اور چوتھی قسم عوام کا جہاد ہے۔

5- قلمی جہاد:

قلم کی قوت کو برائی اور فتنہ وفساد کے خلاف استعمال کرنا' کہتے ہیں کہ جہاں شمشیریں کام نہیں آتیں وہاں تحریریں کام آجاتی ہیں۔

6-تعدادی جہاد:

جو آدمی کسی طرح کا جہاد نہیں کرسکتا وہ مجاہدین کے ساتھ میدان جنگ میں پہنچ جائے' ایسے افراد کی شمولیت کا یہ فائدہ ہوگا کہ مجاہدین کی تعداد زیادہ دکھائی دے گی۔ ایک حدیث شریف میں ہے: مَنْ كَثَّرَ سَوَادَ قَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ جو شخص کسی قوم کی تعداد میں اضافہ کرتا ہے وہ ان میں سے ہے۔

7-جغرافیائی سرحدوں کا پہرہ:

اسلامی ملک کی جغرافیائی سرحدوں کا پہرہ دینا بھی جہاد ہے۔ حدیث شریف سے ثابت ہے کہ سرحدوں کے محافظ کی ایک نماز کا ثواب پانچ سو نمازوں کے برابر اور ایک درہم خرچ کرنے کا ثواب سات سو درہم خرچ کرنے کے برابر ہے' اور اگر پہرہ دیتے ہوئے فوت ہو جائے تو اسے اس

عمل کا ثواب اور رزق ملتا رہے گا' فتنۂ قبر سے محفوظ رہے گا' بحیثیت شہید اٹھایا جائے گا اور قیامت کے دن "فزع اکبر" سے محفوظ رہے گا۔ (5)

8- نظریاتی سرحدوں کی حفاظت:

اسلامی عقائد ونظریات کی قوم کے نونہالوں کو تعلیم دینا اور مخالفین کے اعتراضات کے تسلی بخش جواب دینا' یہ علماء ومشائخ' مسلمان صحافیوں' یونیورسٹیوں اور کالجوں کے اساتذہ کا کام ہے۔ نظریاتی سرحدوں کا پہرہ دینا' جغرافیائی سرحدوں کے پہرے سے زیادہ اہم ہے کیونکہ نظریاتی سرحدیں محفوظ رہیں گی تو جغرافیائی سرحدوں پر پہرہ دینے کی ضرورت رہے گی ورنہ ملکی سرحدوں کی حفاظت بے معنی ہو کر رہ جائے گی۔

جہاد کی ایک اور تقسیم:

جہاد کی دو قسمیں ہیں:

1-مدافعانہ جہاد:

اگر کفار مسلمانوں کے ملک پر حملہ کردیں' یا قافلے پر حملہ کردیں یا مسلمانوں کو قید کر کے انہیں مظالم کا نشانہ بنائیں تو ان کے خلاف کی گئی جنگ دفاعی جہاد ہے۔

2-جارحانہ جہاد:

یہ ہے کہ جن لوگوں کو اسلام کی دعوت پہنچ چکی ہے' مسلمان ان کے ملک یا قلعے کے دروازے پر دستک دیں اور انہیں دعوت دیں کہ اسلام لے آؤ۔ اگر وہ قبول کرلیں تو سبحان اللہ! ورنہ انہیں کہا جائے گا تم جزیہ دینا قبول کرلو' اگر قبول کرلیں تو عدل وانصاف میں وہ مسلمانوں کے ساتھ برابر ہوں گے اور اگر اسے بھی قبول نہ کریں تو پھر انہیں جنگ کی دعوت دی جائے گی اور

انہیں کہا جائے گا کہ جنگی ہتھیار ہمارے اور تمہارے درمیان فیصلہ کریں گے۔ (6)

امام علامہ محمد بن عبداللہ تمرتاشی غزی نے تصریح کی ہے:

(وَلَا) يَحِلُّ لَنَا أَنْ (نُقَاتِلَ مَنْ لَّا تَبْلُغُهُ الدَّعْوَةُ إِلَى الْإِسْلَامِ) (7)

جسے اسلام کی دعوت نہیں پہنچی' اس کے ساتھ جنگ کرنا ہمارے لئے جائز نہیں۔

اسلامی جہاد کا نصب العین

تفصیل میں جانے سے پہلے مختصر طور پر یہ عرض کردینا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اسلامی جہاد کا مقصد کسی ملک کا فتح کرنا' دولت اور خزانے پر قبضہ کرنا' کسی عورت کا حاصل کرنا یا ذاتی غیظ وغضب اور انتقام کی آگ کو بجھانا نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کی زمین پر اس کی حاکمیت قائم کرنا' فتنہ وفساد ختم کرکے اس دھرتی کو امن وسکون اور عدل وانصاف کا گہوارہ بنانا ہے۔

1- قیامِ امن:

جہاد کا ایک اہم فارمولا یہ ہے کہ اگر دشمن صلح کی درخواست کرے تو اسے قبول کرلینا چاہیے' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿وَإِنْ جَنَحُوا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ﴾ (8)

اور اگر کفار صلح کی طرف مائل ہوں تو آپ بھی صلح کی طرف مائل ہوجائیں اور اللہ پر بھروسہ رکھیں' بے شک وہ خوب سننے جاننے والا ہے۔

اسی طرح اگر کوئی دشمن ہتھیار ڈال دے اور صلح کا طلبگار ہو تو اس کے خلاف

جنگ کرنے کا کوئی جواز نہیں۔

ارشاد ربانی ہے:

﴿فَإِنِ اعْتَزَلُوكُمْ فَلَمْ يُقَاتِلُوكُمْ وَأَلْقَوْا إِلَيْكُمُ السَّلَمَ فَمَا جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ عَلَيْهِمْ سَبِيلًا﴾ (9)

پس اگر وہ تم سے جدا ہوجائیں اور تمہارے ساتھ جنگ نہ کریں اور تمہاری طرف صلح کا پیغام بھیجیں تو اللہ نے تمہارے لیے ان کے خلاف کوئی راستہ نہیں بنایا۔

مختصر یہ کہ اسلامی جہاد کا مقصد دشمنوں کا خون بہائے جانا اور انہیں تہ تیغ کئے جانا نہیں ہے۔ اگر وہ آمادۂ صلح ہیں تو "جیو اور جینے دو" کے آفاقی قانون کے مطابق ان سے صلح کرلو۔

2- شرک کا خاتمہ:

اسلامی جہاد کا ایک اہم مقصد فتنے کا استیصال ہے' فتنے سے مراد شرک ہے۔ کون نہیں جانتا کہ تمام آسمانی ادیان اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کے عقیدے کے اثبات اور شرک کے ختم کرنے پر متفق ہیں۔ ارشاد ربانی ہے:

﴿قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللّٰهِ﴾ (10)

آپ فرما دیجئے اے اہل کتاب! آؤ ایسے کلمہ کی طرف جو ہمارے اور تمہارے درمیان برابر ہے یہ کہ صرف اللہ کی عبادت کریں اور کسی چیز کو اس کا شریک نہ ٹھہرائیں اور ہم میں کوئی ایک دوسرے کو رب نہ بنائے اللہ کے سوا۔

اس سے یہ حقیقت کھل کر سامنے آجاتی ہے کہ شرک کو روکنے پر قرآن پاک، تورات اور انجیل تینوں متفق ہیں۔ اور شرک اتنا بڑا جرم اور اتنا بڑا فتنہ ہے کہ ناقابل معافی ہے۔ قرآن پاک میں ہے:

﴿إِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰىٓ إِثْمًا عَظِيْمًا﴾ [11]

بے شک اللہ نہیں بخشتا کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا جائے اور شرک سے نیچے جو کچھ ہے جسے چاہے معاف فرما دیتا ہے اور جس نے اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہرایا اس نے بڑے گناہ کا بہتان باندھا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ لِلّٰهِ﴾ [12]

مشرکوں سے جنگ کرو یہاں تک کہ فتنہ باقی نہ رہے اور دین (نظام زندگی) صرف اللہ کے لئے ہو جائے۔

اور یہ بات عقل میں بھی آتی ہے کہ جب تمام کائنات کا خالق و مالک اللہ تعالیٰ ہے تو خدا کی خدائی میں حکم بھی اسی کا چلنا چاہیے، اور اس مقصد کیلئے کوشش کرنا ہر اس شخص کا فریضہ ہے جو وجود باری تعالیٰ کو مانتا ہے۔ اور اسی عظیم مقصد کیلئے اسلام نے مسلمانوں پر جہاد فرض کیا۔

نبی رحمت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں:

أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ.

مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے جہاد کروں یہاں تک کہ وہ کلمۂ طیبہ پڑھیں اور اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اقرار کریں۔

امام بخاری، مسلم، ابوداؤد اور ترمذی کی روایت میں ہے: ''مجھے حکم دیا گیا

ہے کہ لوگوں سے جنگ کروں یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور میری رسالت کی گواہی دیں۔

امام سیوطی رحمہ اللہ نے الجامع الصغیر میں فرمایا کہ یہ حدیث متواتر ہے۔ [13]

3- غلبۂ دین حق:

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿هُوَ الَّذِيْٓ أَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ﴾ [14]

وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق دے کر بھیجا تاکہ اس دین اسلام کو تمام دینوں پر غالب کردے، اگرچہ مشرکین ناپسند ہی کریں۔

اور واقعی اللہ تعالیٰ نے دین اسلام کو ہر میدان میں غلبہ عطا فرمایا، خواہ وہ میدانِ حرب ہو یا میدانِ علم واستدلال۔ چشمِ فلک نے یہ منظر بھی دیکھا کہ خطۂ عرب سے اٹھنے والے مجاہدین نے اس وقت کی دو سپر طاقتوں کو مختصر سے عرصے میں روند ڈالا، بعد میں جوں جوں ایمانی کمزوری پیدا ہوتی گئی توں توں ہم پسپا ہوتے گئے اور کفار دلیر ہوتے گئے۔

4- انسدادِ ظلم کے لئے جہاد:

جہاد کا اہم ترین مقصد مظلومین کو پنجۂ ظلم سے رہا کرانا ہے، ارشادِ خداوندی ہے:

﴿وَمَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ وَالْوِلْدَانِ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ أَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ أَهْلُهَا﴾ [15]

اور تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم اللہ کی راہ میں اور ان مظلوم مردوں، عورتوں اور بچوں کی آزادی کیلئے جنگ نہیں کرتے جو فریاد کرتے ہوئے کہتے ہیں:
اے ہمارے رب! ہمیں اس بستی سے نکال جس کے رہنے والے ظالم ہیں۔

عرب کے تاریک زمانوں میں بچیوں کو زندہ درگور کر دیا جاتا تھا، عورتوں کو مرنے والے کے وارث اپنی ملکیت تصور کرتے تھے، عورتوں کو حق وراثت سے محروم رکھا جاتا تھا، دریائے نیل ایک خاص وقت بند ہو جاتا تھا اور اس وقت تک جاری نہیں ہوتا تھا جب تک کہ ایک دوشیزہ اس کی بھینٹ نہیں چڑھائی جاتی تھی، یہ اسلام ہی تھا جس نے ان مظالم کا خاتمہ کیا، انسانوں کو انسانوں کی غلامی سے نجات دلائی، بلکہ انسان کو مٹی اور پتھر کے بے جان، بے شعور اور بے اختیار بتوں کی عبادت سے رہائی دلائی۔

ایک دوسری جگہ رب کریم کا ارشاد ہے:

﴿اُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقَاتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا وَاِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ لَقَدِيْرُ الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بِغَيْرِ حَقٍّ اِلَّآ اَنْ يَّقُوْلُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ﴾ [16]

ان (مسلمانوں) کو جہاد کی اجازت دی گئی جن سے جنگ کی جاتی ہے اس بناء پر کہ ان پر ظلم کیا گیا اور بیشک اللہ تعالیٰ ان کی امداد پر قادر ہے۔ یہی وہ لوگ ہیں جنہیں ان کے گھروں سے ناحق نکالا گیا صرف اس بات پر کہ وہ کہتے تھے ہمارا رب اللہ ہے۔

دفاعِ مملکت:

ستیزہ کار رہا ہے ازل سے تا امروز
چراغ مصطفوی ﷺ سے شرار بولہبی

روز اول سے کفار اور مشرکین اسلام اور مسلمانوں کے خلاف کمربستہ رہے ہیں۔ مکہ مکرمہ میں اسلام لانے والوں بلکہ خود ہادیٔ اسلام نبی امن اور پیغمبر رحمت ﷺ کے خلاف مشرکین کے مظالم کی طویل داستان ہے۔ جب سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہجرت کر کے مدینہ طیبہ تشریف لے گئے تو بھی ان کی چیرہ دستیوں کا سلسلہ جاری رہا۔ مدینہ منورہ میں رہنے والے یہودیوں اور منافقوں کو دھمکیاں دی گئیں کہ اگر تم نے مسلمانوں کے ساتھ جنگ نہیں کی تو ہم تم پر حملہ کر دیں گے۔

اس صورت حال میں اللہ تعالیٰ نے حکم دیا:

﴿وَقَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا﴾ [17]

اور اللہ کے راستے میں ان سے جنگ کرو جو تم سے جنگ کرتے ہیں اور حد سے تجاوز نہ کرو۔

دفاعی جنگ کا کوئی انکار نہیں کر سکتا، فارسی کا ایک مقولہ ہے: ''تنگ آمد بجنگ آمد''۔ جب آدمی تنگ آ جاتا ہے اور اس کیلئے کوئی راستہ نہیں رہتا تو وہ مجبوراً جنگ کا راستہ اختیار کرتا ہے۔ شیخ سعدی فرماتے ہیں:

كَسِنَّوْرٍ مَغْلُوْبٍ يَصُوْلُ عَلَى الْكَلْبِ

بلی جب مغلوب ہو جاتی ہے تو کتے پر حملہ کر دیتی ہے۔

معاہدہ توڑنے کی سزا:

دو قوموں کے درمیان معاہدہ دونوں کیلئے مفید ہوتا ہے، اگر ایک فریق معاہدہ توڑ دے تو اسے راہِ راست پر لانے کیلئے ہتھیار اٹھانا ضروری ہو جاتا ہے۔ علامہ اقبال کہتے ہیں: ع

عصا نہ ہو تو کلیمی ہے کارِ بے بنیاد

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿وَإِنْ نَّكَثُوْٓا أَيْمَانَهُمْ مِّنْ بَعْدِ عَهْدِهِمْ وَطَعَنُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ فَقَاتِلُوْٓا أَئِمَّةَ الْكُفْرِ إِنَّهُمْ لَآ أَيْمَانَ لَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَنْتَهُوْنَ﴾ (18)

اور اگر وہ اپنے عہد کے بعد اپنی قسمیں توڑ دیں اور تمہارے دین پر طعنہ زنی کریں تو تم کفر کے سرغنوں سے جنگ کرو، بے شک ان کی قسموں کی کوئی حیثیت نہیں ہے تا کہ وہ اپنی شرانگیزی سے واپس آ جائیں۔

جہاد فی سبیل اللہ:

دنیا میں اکثر غیر اسلامی جنگیں توسیع پسندانہ عزائم کے تحت لڑی گئی ہیں، کہیں ذاتی غیظ وغضب کی تسکین مقصود تھی، کہیں کسی ملک کو اپنی مملکت میں شامل کرنا مقصود تھا، کہیں اہل حق کا خاتمہ مقصود تھا۔ بعض جنگیں کسی عورت کو حاصل کرنے کیلئے لڑی گئیں۔ کہیں دوسرے ملک کے تیل، اس کے معدنی ذخائر اور اس کی معیشت پر قبضہ کرنا مقصود تھا۔ یہ سب فی سبیل الطاغوت (شیطان کے راستے میں) جنگیں تھیں۔ جب کہ اسلامی جہاد صرف اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور اس کے دین کی سربلندی کیلئے ہوتا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ ایک شخص مال غنیمت کیلئے جنگ کرتا ہے، دوسرا اس لئے کہ اس کا تذکرہ کیا جائے اور تیسرا اس لئے کہ اپنی بہادری کا مظاہرہ کرے، ان میں سے فی سبیل اللہ کون ہے؟ فرمایا:

من قاتل لتکون کلمة الله هی العلیا فهو فی سبیل الله. (19)

جو شخص اس لئے جنگ کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا کلمۂ توحید ہی بلند ہو تو وہ فی سبیل اللہ ہے۔

خلاصۂ کلام

اسلامی جہاد کا نصب العین روئے زمین کو فتنہ وفساد سے پاک کر کے اسے امن وامان کا گہوارہ بنانا ہے۔

ارشاد ربانی ہے:

﴿فَقَاتِلُوْٓا أَوْلِيَآءَ الشَّيْطٰنِ إِنَّ كَيْدَ الشَّيْطٰنِ كَانَ ضَعِيْفًا﴾ (20)

تم شیطان کے دوستوں سے جنگ کرو، بے شک شیطان کا مکر کمزور ہے۔

شیطان کے دوست کون ہیں؟ مشرکین، کفار، ڈاکو، چور، زانی، شرابی، قاتل، سود خور اور دیگر جرائم پیشہ لوگ۔ ایک طرف مشرکین اور کفار کے ساتھ جنگ کرنے کا حکم ہے تو دوسری طرف ڈاکوؤں (دہشت گردوں) کو ان کے جرائم کے مطابق قتل کرنے، سولی پر لٹکانے یا جلاوطن کرنے کا حکم ہے، جرم ثابت ہو اور شرائط پوری ہو جائیں تو چور کا ہاتھ کاٹنے، قاتل کو قصاص کے طور پر قتل کرنے، زانی کو بعض صورتوں میں سنگسار کرنے اور بعض صورتوں میں کوڑے مارنے کا حکم دیا گیا ہے۔ سود کی سختی کے ساتھ ممانعت کی گئی ہے اور حکم دیا گیا کہ تم اصل مال لے سکتے ہو، سود نہیں لے سکتے۔ سود لینے کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ قرار دیا گیا ہے۔

یاد رہے کہ دنیا میں فتنہ وفساد کی وجہ قرآنی فارمولے کے مطابق، خالق کائنات کی نافرمانی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ لِيُذِيْقَهُمْ بَعْضَ الَّذِيْ عَمِلُوْا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ﴾ (21)

خشکی اور سمندر میں فساد ظاہر ہو گیا ان جرائم کے باعث جو لوگوں کے ہاتھوں سرزد ہوئے، تا کہ اللہ انہیں ان کے کچھ جرائم کا مزہ چکھائے کہ وہ باز آ جائیں۔

جب دنیا میں فساد اور تباہی کا سبب اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہے تو ماننا پڑے گا کہ دنیا کی آبادی اور امن وسکون کا واحد ذریعہ رب العالمین کی اطاعت وفرمانبرداری کو فروغ دینا ہے اور یہی اسلام اور جہاد کا مقصد ہے۔

جہاد اور دہشت گردی:

دنیا بھر کے ذرائع ابلاغ پر غیر مسلموں کا قبضہ ہے اور انہوں نے 11 ستمبر 2000ء کے واقعے کے بعد اسلام اور جہاد کو دہشت گردی قرار دینے کی مہم زور شور سے شروع کر رکھی ہے جو سراسر ناجائز ہے' کیونکہ جہاد یوں چوری چھپے نہیں کیا جاتا' اس کیلئے امام اور قوت کا ہونا ضروری ہے' نیز جس قوم کے خلاف جہاد کیا جائے گا اس کے ساتھ امن اور صلح کا معاہدہ نہیں ہوگا' اور اگر ہے تو اسے ختم کرنے کا اعلان کیا جائے' پھر اس ملک کے لوگوں کو پہلے تو اسلام (اور امن وسلامتی) کی دعوت دی جائیگی' دوسرے نمبر پر انہیں کہا جائے گا کہ ہمارے ''ذمی'' بن جاؤ' اگر ایسے بھی تسلیم نہ کریں تو علی الاعلان' دن کے اجالے میں جنگ کی جائے گی۔

11 ستمبر کے واقعہ کو جہاد کے کھاتے میں کسی طرح بھی نہیں ڈالا جا سکتا' ہاں یہ امریکہ کے مظالم کا ردِعمل ہے یا مسلمانوں کے خلاف سازش' اور اب امریکہ نے جو کچھ افغانستان اور عراق میں مسلمانوں پر قیامت ڈھائی ہے اس کا ردعمل بھی ضرور سامنے آئے گا۔ اور ''تنگ آمد بجنگ آمد'' کا شاخسانہ برآمد ہوگا۔ بالفرض اگر ٹریڈ سنٹر پر حملے کے ذمہ دار کچھ سر پھرے مسلمان بھی ہوں' جس کا ایک فیصد بھی امکان نہیں ہے' تو بھی انہوں نے کسی عالم سے فتویٰ لیکر تو یہ کاروائی نہیں کی۔ لہذا اس واقعے کو بنیاد بنا کر اسلام اور جہاد کے خلاف مہم چلانے کا قطعاً کوئی جواز نہیں ہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی اور جہاد:

یہ حقیقت کسی باخبر آدمی سے ڈھکی چھپی نہیں کہ انگریز نے تجارت کے بہانے ہندوستان آ کر حکومت پر قبضہ کیا اور اس قبضے کے دوران کئی پودے کاشت کئے جن میں سے ایک نمایاں پودا' مرزا غلام احمد قادیانی تھا۔ اس نے انگریز کے ایماء پر فتویٰ دیا کہ جہاد منسوخ ہو چکا ہے۔ چنانچہ مرزا غلام احمد نے لکھا:

میں نے اس مضمون (جہاد کی منسوخی اور انگریزوں کی وفاداری) کی پچاس ہزار کے قریب کتابیں' رسائل اور اشتہارات چھپوا کر ملک اور دوسرے بلاد اسلام میں بھجوائے ہیں کہ انگریز کی حکومت ہم مسلمانوں کی محسن ہے' ہر مسلمان پر فرض ہے کہ اس کی سچی اطاعت کرے۔۔۔ نتیجہ یہ ہوا ہے کہ لاکھوں انسانوں نے جہاد کے غلیظ خیالات چھوڑ دیئے جو نافہم ملاؤں کی تعلیم سے ان کے دلوں میں تھے' مجھے اس بات پر فخر ہے۔ (22)

پس چہ باید کرد:

امریکی صدر بش نے اعلان کیا تھا کہ کروسیڈ (صلیبی) جنگوں کا آغاز ہو چکا ہے اور اس سلسلے میں افغانستان اور عراق کی اینٹ سے اینٹ بجا کر اپنی من پسند حکومتیں قائم کر لی ہیں۔

حاجی ارشد قریشی رحمہ اللہ تعالی لکھتے ہیں:

امریکہ پہلے ہی یہ واضح کر چکا ہے کہ یہ سلسلہ افغانستان پر نہیں رکے گا بلکہ ساٹھ ممالک پر محیط ہوگا' اسلامی ممالک کی تعداد ستاون ہے۔ اس میں فلسطین' چیچنیا اور کشمیر شامل کر لیں تو یہ تعداد ساٹھ ہو جاتی ہے' گویا اس جنگ کے اہداف نامزد کیے جا چکے ہیں۔ (23)

عالم اسلام اگر زندہ رہنا چاہتا ہے تو اسلامی ممالک کے سربراہوں کو متحد ہو کر اس صورت حال کا مقابلہ کرنا ہوگا۔ ایک امام مقرر کیا جائے' دفاع ایک ہو' کرنسی ایک ہو۔۔۔

ورنہ: ع

تمہاری داستاں تک نہ ہوگی داستانوں میں

حوالہ جات

1- المنجد اردو ترجمہ' ص۔172
2- المفردات للامام راغب اصفہانی' ص:101
3- العنکبوت:69
4- علاؤالدین الحصکفی' امام: درمختار عربی (طبع مجتبائی): 339/1
5- علاؤالدین الحصکفی' امام: درمختار عربی (طبع مجتبائی): 339/1
6- محمد بن عبداللہ التمر تاشی' امام: تنویر الابصار مع درمختار (طبع مجتبائی)' ص۔340/1
7- محمد بن عبداللہ التمر تاشی' امام: تنویر الابصار مع درمختار (طبع مجتبائی)' ص۔340/1
8- الانفال:61
9- النساء:90
10- آل عمران:64
11- النساء:48
12- البقرۃ:193
13- اسمٰعیل بن محمد عجلونی' امام: کشف الخفاء: 194/1
14- الصف:9
15- النساء:75
16- الحج:39,40
17- البقرۃ:190
18- التوبۃ:12
19- محمد بن اسماعیل بخاری' امام: بخاری شریف عربی: 394/1
20- النساء:76
21- الروم:41
22- غلام احمد قادیانی' مرزا: ستارۂ قیصرہ' ص۔3 (بحوالہ قادیانی فتنہ اور علمائے حق)
23- ارشد قریشی: حرف آغاز' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جنگی حکمت عملی (المعارف۔لاہور)